

رہیں گے۔

آسمان کی نسبت حکم دے دیا کہ اسے ایک تیز رفتار گنبد کہیں، جس کا رنگ نیلا سا ہے۔

یہ قطعی فیصلہ بھی کر دیا گیا کہ محبوبوں کے تل کو دانہ اور زلف کو جال لکھیں۔

آگ نے جلن پائی، پانی نے نمی لے لی، ہوا نے تیز روی سنبھال لی اور خاک نے آرام و سکون اختیار کر لیا۔

روشن سورج کا نام دن کا بادشاہ قرار پایا۔ چمکیلے چاند کا نام شام کا کوتوال تجویز ہوا۔

اے بادشاہ! حسب دستور تیری سلطنت کے لیے بھی قضا و قدر نے فرمان لکھ دیا۔ حکم کے مطابق حکم لکھنے والے نے تحریر کر دیا کہ یہ سلطنت ہمیشہ کے لیے باعث زینت رہتی چاہیے۔

۵۸۔ لغات : روانی : جاری ہونا۔

شرح : تیری سلطنت کا آغاز ازل سے جاری ہے۔ خدا کرے، یہ ابد تک اسی طرح انجام کو پہنچے، یعنی کبھی ختم نہ ہو۔

مولانا طباطبائی فرماتے ہیں کہ میری نظر میں :

”یہ قصیدہ خصوصاً اس کی تشبیب ایک کارنامہ ہے مصنف محرم

کے کمال کا اور زیور ہے اردو شاعری کے لیے۔ اس زبان

میں جب سے قصیدہ گوئی شروع ہوئی ہے، اس طرح کی تشبیب

کم کہی گئی ہے۔“

محض یہی نہیں، یہ قصیدہ خصوصیت سے غالب کی قادر الکلامی کا ایک ایسا

مرقع ہے، جس کی نظیر لوہری اردو شاعری میں نہیں مل سکتی۔ فارسی میں بھی

ایسی چیزیں بہت کم ملیں گی۔ دیکھیے، چھوٹی سی بحر ہے اور کس طرح شعروں